

شعرہ اس شعر اسی تضمیں نکلی ہے سہ بیرونی تجھ ختنی ندوش فی چہ بدل ذوال حاکم
 پیسر اخط طاس مر طرف ل و سکا پیدہ پڑ کہ اول را پکھ خطا کہن پین اور را پہرا دس خدا کے
 حدود حروف احاداد اوس حمارت کا کہ جس کو خط طاس میں لکھنا ہاتھ طور پر کچھ دو خطا سے
 لکھیں اور عشارت کو خد سے متصل کروں یا اور رہائش کو خط کی نسیبے تک کیسی نہ لاؤں اور
 الوف کو خط کر کیسی نہ لاؤ کہ خم دیوں یہ شلا یار بخفور کو خط طاس میں لکھنا ہاتھ طور پر کوئی سیطرح یہ
 لکھنا چاہے ۱۱۲۸ ق ۶ چوتھا خط تیری صورت حروف تھی بست
 و ششگانہ کی لکھنا ہاتا ہو اس طرح پر کر کو اس صورت پہلے اور بکو ۳ اس صورت پر
 اور حروف باقیمانہ حلی سیل استیپ ان صورت پر ۱۲۳ ح ح ح ح ح ح ح ح
 کے ۳ ح ح ح ط م ط م ع ع ع ح ح ح کم لم ۳ ح ح ح ۳ ح ح
 شلا یار بخفور کو اس خط میں لکھنا چاہیں تو اس طرح یہ لکھنیں ۱۱۲۸ ق ۶ چوتھا صورت
 یہ ترکیب ابجد کی اگر اعداد حروف دریافت کرنا منتظر ہو تو یون سچھنا چاہے
 کہ ابجد سے ہو ر محضی تک ہر حرف میں اکائی پڑتی جاوے اور کلھن سے
 سعفہ تک دہای بڑا کے قرشت ہو جو خط لٹک کر کہا جائی تو تم الکتاب بعدون الوہاب
خانمہ و کر ختر کتا اور بیان بعض حالات متعلقہ موصوف میں
 آبا اور راجداد اعلیٰ سعفہ نیز کو مرزا زبان روایتہ بیان بی آرام دیں محمد حسین کوچہ پیدہ
 کی قوم افغان ترین و رانی آبدالی حسن زدی ہروئی نہزادہ میں قبل از مودش اجمانی کسی
 انقلاب کی وجہ سے مقرر اصلی یعنی ہرات سے پھرست کر کے مقام ہزارہ کو قریب پیدا کرے
 واقع ہے اگر مقیم ہوئی محمد رسولت شاہ جہان میں سر جو فقیر سی حمود خان مولفہ فرزند
 اکبر بلا آدم خان وغیرہ اولاد اور اہل کی بمعیت دیوان قاسم خان عالم بزرگوار خود
 ہمراہ رکاب نواپ بہادر خان کی کہ نہان سلطنت شاہ جہانی میں مصیب ہنچ نیز اسی
 سفر اسٹریوار دہنڈوستان ہوئے اور شاہ جہان پور کلان آباد دردہ نواب مددوح میں
 نوطن اختیار کیا میں بعد آدم خان سونصرت خان اور اونسو عبد الرؤوف خان اور
عبد العظیم خان اونسو خلام صفائی خان والد راجد تحریر کی حلی سیل استیپ پیدہ چیرا

خانف و جانشین و یادگار ہوتا رہا اور یہ سب حضرات ماسیح اوس طامن تر فاریغ الہبائی میں ایام حیات استعار کو بس کر گئی جب خلام قادر ظان پر بزرگوار موجستہ حال کے سب بلجھا اور رشد کو سچے پرتفعی ای گردش فلکی دشمن آب و دانہ کی وار و چید را با دکھن و بھی رہا۔ اپنہ اوز مردہ سواران فوج مغلی میں من بعد مجدد نظامت کسی محالی کی چودہ برس تک ماسور رہے پھر ترک تعلق کر کے وطن ملوحت میں آفراد عقد منا کھت اپنی خاندان میں کہ ججوپ سے منعقد کر کے چند دس ساٹ لکھدار می و تجارت شکر بر اکتفا کر کے امامتہ اختیار کی چند سال کے بعد افسوس بھی اپنی والدہ اعلیٰ ملوحت فی ایک فرزند یعنی برادر بزرگ پیر سے چکھم محمد لوز خان اور دختر کو چھوڑ کر استقال فرمایا پھر جناب والدہ نے وہ سارے لامائیں مامنکلی ہی سے تسبیب فروخت درست منعقد کیا اونچے بُلْبُل میں ایک میں وعصم بر اور فرزیز القدر حمل احمد حسین خان سوم نور الدین طهم حسین خان اور ایک دختر نہیں میں آگو جناب والدہ کرم اپنی زمان حیات کو کال فارع الہبائی و خوش سیپی و تشرع و صادق القولی و خوش سمالگی وجود و سخا سے بس تر مایا آخر وقت میں تیرتھیں جادی الالوی میں ایک پڑا و دفتر مالکی اور سہم خانانگا کوئی نکاحی کو مستلزم انتہاع آن می خارجت کیا انا اللہ وانا الیہ راجعون بعد ارتحال جناب والد کے تمور سے عاصمہ کو بجهہ شیرہ ثانیہ نے بھی بیان فضہ و بائی ہی خصیۃ استقال سے انالله وانا الیہ راجعون یہ موانہ بی رجبا عدت تاریخ حستا میشیون و بعد میں ایک پڑا و دختر میں چھتیا لیس چھتیں کتم عدم سے مالم و جو میں آیا و ترا ایام بلوغ کامل حل خاطفت والد ماجدین میں پروشن یا رب ہاچنا پر سند بختہ و عقد منا کھت مجہ از خود رفتہ کی کو خسیر شیرہ ہچاز اوجناب والد سے منعقد ہوا اتنا زمان حیات والدین مکریں میں ادا ہوئی چھتیا چھتیں پیری زدی شکوہ سے ایک دختر و ایک فرزند متولد ہوا فرزند صخر میں میں بحلت گریا و خضری بخود سے ادلا مینکرتب درسیہ فارسیہ و پڑکرتب بتدوالہ درس ہر بہرف و خود حضرات مختلف و فقهہ و اصول اپنے طعن اختر شا بجا بپور میں وہاں کے محلے سے پڑھن اہل فخر و رفت وقت رام پور کو بنا کر ملائے ناماہدا را درس بگیرہ سو حادث و درسال حصہ بیٹھا کی

مرد جو دین میں بحصروف رہا من بعد وہی میں وہاں تک اکا پرسی ایک سال تک حکمتا پڑھتا تھا
پھر لکھنؤ میں جانیکا اتفاق پڑا وہاں بھی ایک سال کامل علماء اسلام سے بقدر استعداد
فعیل ہم باشی پھر تکرر ابضرورت تکمیل علم حدیث و بعض مطلولات حکیمہ کلام سیکو دیلی کو گیا
ایک سال سے پہلے بعد اطہریان و تکمیل غربیجانہ کو واپس آیا جو نکر قبل اس سیوجناب ولادت
اس دار الفتات سے جانب دار بقا حملت فرمائی کے تھی بنابر اعلیٰ سبب ثقیہم و انتشار جایزاد
مشتروکہ جانب مرحوم میں الاول داطہیان خاطر نہ کامنا چاہ کچھ موت وطن میں ریکرتا شاہ
ما بحث اج سفر اختیار کیا اور رضیح محمدی متعلقہ اودہ میں کہ اوسی زمانہ میں وہ ریاست
حاکم لکھنؤ سے منتزع ہو کر دخل اہالیان سرکار انگریز میں آئی تھے سرنشتہ کلکتہ میں
بعوضی نائب سرنشتہ دار تامیعا دشتر ملہ مقرر ہوا بعد القضاۓ عدالت محدودہ اسی
شب سے میں جانب اگر میں ایک نہزاد و سو تو نہ تھوڑا بھرپور گیا وہاں کچھ قیام کو بعد
مبتداء آشوب خدا ہوا اس کشمکش میں نوکری کرنا مناسب نہ سمجھ کر نہزاد و قشیر ہا
ترجعت مبقری وطن میں آیا اور عدالت عذر کو غربیجانہ پر بر قفت و عستر مام بیس کریا پونکلا اس
آنوب قیامت زامیں مل لکن کی کوئی صورت پیدا نہ ہی ناچار تنبلہ رفع و حشت و پریشانی
تالیف کتاب ریاض الفردوس میں صرف اوقات کرنے لگا چنانچہ خدا کے فضل سے
عرصہ چار پانچ برس میں نسخہ مذکورہ موسیہ سرہ تعالیٰ حات عربیہ و فارسیہ و ہندیہ
با کمی سو سو سی بیج الاول سے ایک نہزاد و سوچہر تھوڑا بھرپور باسلوب پستیدہ و طرزِ پندرہ
مولف ہو گیا اور اوس مقامہ سہی یہ میں قصاید و محسن اور ترجیح بند اور مسدس اور
حاسوخت اور مشنوی اور غزلیات اور قطعات اور رباعیات اور تذکرہ شمرا نہیہ
اقامہ طہ سے اور تنبلہ طہر مذا ریح مشعر باظہار حال افرینشنا میں و آسمان و حوشی ریح
و قلم و جن و انس و ملائک و انبیاء و کرام و خلق اور امشتہ و ایکہ مکر میں و ایکہ ارجح مجتہ میں و بحق
اویہا و ذوی الاحترام و علماء و حکماء اسلام و سلطانیں خاذان تیموریہ فرمادیان پندرہ میں
ذیہ میں کیفیت کرہ ارض احایہم سیدراہ رو تیہ میوای ار لمعہ و حیاں پرچار

و راحت افراد کو گزندھیں الگاں حساد کوتاہ میں وحیبہ جو سی محفوظ و مصون رکھ کر پسند
طبایح اور بیان سلیقہ شعراً و طبع انفارار بابہ ذوق و اصحابہ عرفان اولی بالا بجا فراہما
اور اس عاصی پر عاصی کو جرکہ اصحابہ تجات میں شمار کر آئیں ثم کامیں جب نایرہ ملکہ
ستطفی ہوا اور علداری سرکار اگر بڑی جایجا شروع ہوئے لگا و متن مالی میں خارت
و تسامح و قتل و خوفزیری رہا یا زایداً حدود حساب و قوع میں آئی چنانچہ افسوس
و بخا میں جمع مال و تسامح مجتبی بعض احت کا و قفت بیخائیاں ہو گیا ہاں جبکہ عدم شمار
ارباب غدر کی بجائزو اغیر منقولہ مثل آراضی و مکانات کی صدمات فرقی و بدلی سیخوت
ہو بعد اسکو ہمیں تبلاش محاش خصلع باندا میں وار و ہوا اور وہ انکی حاکم کی پیشی میں
نوكر ہو گیا کہ مدت گزری تھی کہ جناب والدہ ماجدہ کامراج بخود خواض خلفت پسند
علیل ہوا چونکہ او نکو محبسی کمال الفتن تھی ہیسو و قشت میں ہیری مفارقت گوارانفرما کو پہنچ
بلا یا بسید۔ اذ ملائی می کے خصت نہ ملی نہ چار ترک تعلق کر کے حافظ خدمت ہوا بعد سخت
ہیری کو جناہ پر مرحومہ نے بتائی تھی تیری و خسان المبارک سند ایک ہزار و سو سو تینہ تھے
انتقال فرمایا اور جملہ ذخیر و فتہ کو سبقتاً و اقسام احزان و آلام مہاجرت فرمائیں نال اللہ
وانا اللہ راجعون پھر طوساً دکر کرنا اقامۃ و طعن اختیار کرنا پڑی ہتھی مدت کی بعد ایک
عنایت فرمایا خط حیدر اباد دکن سی ہری ملکیت نہیں آیا چنانچہ حسب طلب ہاں پہنچا
لگر بس بس بخود خواض ختم اوس تعلق کے اختیار کی نوبت نہ ہئے بخوبی بعد چار
پانچ ہی تو کے لیکر میں وطن جا پس یا پہلو بال ہی پچکرایا مہارش نے گیریا اور پیاری نے
از سر لوزور باندھانا چاہی سو سم پیش کیاں بصیرت سقرا و عسر و پیروں میں سرگزناستا سب
بھا بعلاقہ تھا یا پام بارش باہت کا دصرعا میں وارد اند وہ ہوا پہاں پیشیت قدر یہ مدد و
درستی نوکر ہو گیا چنانچہ ہیئت سے اوسی کام پر مأمور ہوں آئیں وہ ویسا چاہیے
کہ پھر گردش قدریہ ان استخوانہائی شدیدہ دیوبیڈ کو کمان پہنچا کر تیکتی ہو اب کہ سہ
اکیب ہزار و سو اکیا سے بھری شروع میں او عمری پیشیں میں
از پتہ دیہ کہ پرستی میں نہیں کہ جناب بارہ ہو ز سمنہ اپنے فضل حمیم سو کو بھی

صورت، طنیان کی داصلو پسرا وفات ہبہ پریشان بالکل پیدا کرے اور بیگز زیارت ہر من شرمندیں
درود یونہ گرانہ دیجھو نانہ پھر ادھی اور خیر ساخت اور دلپنجھ جبیب کی جبیت پسیب کرے آئین ہم ہیں
بیٹھکنے ارجم الامینیع الہولہ دلا و آخرادا الصورة حلی سولہ فرطہ اپنے طنادھی آرڈ جسہ کے ملا و تاما خط

صورة ما قرطبه لاسم الناص و رصفه المولی العلام البافی لمباقی العلوم العقلیة
والنقلیة و استاذ علیه الاسم المتقدّم في الشرف على استقدام من متقدّم اعلم المتن
حرین الفقیح مولائی و مخدومی و سیدی جمیع العلوم والجهاد مولانا المفتی محمد بن
ادا ص الله طلال فضاله علی رؤس المسترشدین مادا ص المربوت والارشادین

اسحولہ اللذی نظر بسانین المعانی والبيان کریاض الفردوس بجنان والعلوۃ والسلام کے
الاتحان علی افعیح السلفاء من بنی عدنان وعلی ولیاۃ اللذین شروا بپرکانی الاذنان و الـ
و شکرا و در مقابل المزرتی علی قلاید العقیان وحقود الجوان اما بعد فقد اطاعت علی تذكر و رقة
غاییم ایشان تجھب الناظرین و تطریب الساعین لما فیہما من حسن بیان فتبارک الله
حسن الیقین بیالمسن انسان افتتن من عیون العزلان ولله درها حبیث حوت ححائق
العلوم و حقائق الفنون المتدرجۃ في الشارع والنظام المستشفیة ایشان سـ

اعصامها تزرسی علی الریحان	فی الحدیقتہ من ریاض جناب
دو القیت یو ما علی الشکان	قواعجیت تذکر المقالۃ ریشنا
لمن انشراح القلب پر قص نعمتہ	دلزال عنة الحزن من ولدان

وکیف لا و قدما الفیما الجریجاس لانواع العلوم و اصناف العرقان و سخما الفاضل الجما
لیات والکنایات المکنن مطلع الاشنان اخص سے المولی جو حسین بن بقیہ فی خانہ المدریسین موقوفی الایج
صورة ما قرطبه الفاضل الجلیل والکامل سبیل عدوہ المزراہیدین والعاشر
صویانا القاضی زین العابدین العزیز المولود والپیغمبا می السکن
الہولہ و کفا و سلام علی عبادہ واللذین اصطفی من الاشیاء والادلیاء والخلفاء والمحفی
اما بعد فقد فتحت علی نہا الیموجوت الرائفة والروحة الائمة للغا فیتھا اللشی من فیہما المولی
الامی و البیان اللذی علی المصلح بكل نہیں مولانا محب حسین فما فیہما حبیث انواع العلوم و علیات

ينطوي حبها والغبوم في صدقته او في رونتها غنا ذات محاجة اليها لا دينها التي يلهمها الله بحسب ما
 كراليس فرايدلها خوال تهان بمحبها ببر الماء
 فبغضهم قدرها يا صاح واسفل ما فيها من العالم الغير
 ظلبيه صرفها وغضفها للتجيئ فيها فادعي دملا وابطابها طارجها عي الحبوب سلام على يا يوشانه
صورة لها قرطه حولا ما المطر وكسيدنا المكرم ابو الطيب صدري محسن
القزويني المسكن صمامه الله عن الشور والفنون في السر والعلن
 حمل السن قلق الحب وابت الرزيع والآب وبره صدري علبها وذات فواكه وعسل
 وفرس الودان من رجم الاسم وصلب الاب وصلوة وسلام على رسول محمد جبريل يا اي
 على اليهود والعرب من بستانه بدلتا شيون الخفيفه من كامنة الحب المدنى انانا بديه الاشت
 الکرب فاختيمت اليق الحب الالهي سلام ببابته الصحب على الوضوء فرسان
 سعادين المعرفة والادب الباقيين في ذرى الشرف والفضل غاية الطبيع والارجح
 خصم الرب بجمل اهل المرضوان ما اشتكى الغياث نور السكتب سرى راح الابان في الادب
 ودب وعبد فارين رد ضده غناه ستعها فليس السواب المطبق الكوس وجهنم خضراء برجت
 من تحثها انهار الرحيق الفتوه من رباض العز ورس اللئي شده على سوا صل حدا وله جبلان
 الفصاحت بالمنثور والمنظوم وحدائقه غلبها وسمح فيها طبعه بالبيان بالتعليق والغير
 في المنهي ترقص بنشادى الافخار وبالمسح شترفهم فيه بما يهم الاشعار للمرء وما من معان الطعن
 من بطي الحل جل عباس الاقل وانقو من فرب الضراء بدقائقه الملاح قد طاب بذلك معها دهر جبار سكوا
 كان ناظرها مد مال من طرب بين الراض وبين الشاسع الوتر
 كله فيها من جواهير الفاظ كسو احر العاذ ولطاف مهانى كرتات المشائى ببر تناهان
 من خبایا الجنان فرسى في المسجى الاروح في الابان
 من كل حنى تناه والروح نقشقة لطفا ومجده القربان واعظم
 نعمى نباته القديس يخزن من مكون العين يسمى وريح الورا يحيى من جهان به لفنا يحيى
 فنوار دضره غضن تفتحت اذ هارها ذكره يحيى تزعمت ثمارها وسماء ملائكة شفوت اليهذا دام طرت بجانق طلاقه

صورة ما قرأت من ملائكة عباس بن عبد الله البهوي الشروانى

والمطورة كأبسط طور والغير المجهود والبيت المعمور بآدوات منشورة باسم روشن مطروراً به منفعة
أذار والريح ألمحة العزبة باسم روشن ثقافة الأدب باسم نسمة السرور طيب بالسرور بل يفتح
فتحة وروزه بفتحة الظهر إلى فعل الصالح در رصفها الأدوية بالكامل جامع الفضائل
غدير سهان ابن دايم حمد سهل على التشخيص السريع على دراية الشيخ ابن حزم أصبع الخنزير
الخزان الملوكي محمد حسين قلانتي حاصلاً على شهادته بالدرجه الخفيفه بالبنين المعربى الحسين
الحسيني يحيى بن محمد عاصم العذري من ذهب و المدرسي في دروسه ثمان و ثمانين شهرياً
الآخرة فتح عيده بكتابه العظيم في العلوم العصرية و قد كتبه الكوفيون وكان العزيز بكتابه
كتابه العظيم في العلوم العصرية و

المنقول من المهر و الكمال مولانا احمد كمال رضا سعید بیان

محمد الله المدحہلہ لکھاں الکتبی لا پہنچلہ امروہ بنی محلی یوم ہوتی شان حمراء کشہ اٹھائیں
ہسن لا وزان و نصلی علی رسول اللہ تری ابتداء و مقدمت الدخول فی ریاض الفراہین
ہوا بجہان و علی الکتابین مکاریم خدا قدم جلیتہ المکملہ انسان واصحابہ اللذین بلطف
سخیا یا پھر شہورۃ فی الا قطعاء و المیادین صلوٰۃ تامۃ ما یتھی خسیر جسم و الضرورات
المکملہ جلا اتوان و بیرونی لام طالعت نہ الارواح الشاشۃ والاحست لی جمائیں
بیان شہادت ناجی شہری یوسف بن شعبان پھر اقطع عذراً کر من اقناہہ سہی علی خودی نسلیح جلی
اخفاق در اس کنون و الجوہر اسی چند کیا پت سفر مو شر
اس جنتہ تھیں میں قصہ رہا حور احسان فی سدوس عبقری
ملکہ سپی من جنتہ حلم قطعو فہا دا نہہ لا یسح فیہا لا غیرہ و بجزہ فہم افتخارت فیہا
شہوں التحقیق و اشرقت فیہا کو اکب التدقیق بیل ہانہ ہی الدار اسٹریڈہ جنہا
فقط نہتہ قلا دة فی خور احسان تناسق فیسا اللہ کلہ دو المرجان فلکہ و رہہ اتنا لیف
اللذی ییغزی العالمون ول مثلہ نہ اظہی علی العالمون غیہیں مقایق العلوم شوارد
و منین لعلکعن القہوں قلامیکہا و حوسی سبیں للسجا بیب مالم بھجوہ کتا بہ و فتح الکتاب
الی اقصی المطابک بیا باب و تناسق فیہ جریل المعاوی فتح الطیبۃ الا لفاظ شناسی الحکی
المنظوم محتی صادر عبود و کوستور ایسیح علی ہنواہار بباب المنشوہ المنشوہ و کارل شہر
سیہر الشہر فی الافق و تترست بیا شنا و علیہہ الستہ الفضلا و کانہا الحنیفیہی
اعجیبا و کا اما طوائق کیست لا ذر و لعڑ و وہی فضل ایتھیت بالزریہ و لعلکرت بھتر کہا
من حسب المعرفان بمقابلہ بیا الدبر بحیال العلوم اوزا خرا اللذی فخر بہ الرحمون الائزوں
من کل خون ہا و غریبیہ الراعی المعاوی بیکن سبیب و ہمیشی الہمیشہ
سباق ہنایا بیج و صاصہ بیگ کا سد و نیا سد ذر و در اسکر اسٹر آپر خصلہ اسی کو
عسکر لبیسہ الریان فاریت الادمان الیابیع الرفع اشان الششار الیہ پیش
فی جهاد خلیل الہمیشان کل چاہیں و میان مولانا احمد کمال خدنی خدا

سيه وادامسي عزرو امان ولاغر دمير قان العفضل بعدها الربيع تيسن سشاو جيرو
سنوري قوم دون قوم ولا شخص بعزم دون بزم وما زالت اذكار العلاء
ستخرج دراسات العلوم ويتحقق المتاح لهم بالجهل حول تحقيقه من المستقيم فهو
كما يدل على اقول المتأثرين لا يدركوا الا حل للدراخ طلاق عذت بحاله من التأمل في مقارنه

فيه وان لم الحق بواصفه

ويعقد الفخارانت الوحيد
شمس فضل بها العنباء يزيد
بلاها يتوجه المستقيمه
في خوار الحسان بن عقو و
مشرقات والجهل منه ما يزيد
ان ندا عن خبره لم يزيد
انت لاسعدا ولسببت حقيمه

اشت في العمل والمعانى فزيد
لكم مرتفعا شرقيت بعلوه
علوم اجه عتها بضموره
عندت على فراید درره
ساقرات كاشنس في كل قطر
من بمنا هى بذا المقام المعلى
واداما اشتى اناس لاصل

ولكتني حوان بغيرت في هيدان الصحف سوابق الاقلام ولشرت من مطويات
حسنه في راندية الشنا ورأيات واعلام المعرفت بالقصور عن الخون
في بزه البجور فقصاري الدرج بجز الفصح عن الوصول الى بزا الفصادر
فانتقل من الشاه الى الدعا وحفظه السورعي ولا زالت الایام بوجوه باسمه
الشغور رياض فضايله بالفتح الزهر يسيطر من بره به واطل الاصنان وينشد
سان فالزان العجيبة بقائه الدرج بما كنته الهه ويزداد دعاء للبرية شامل
والصلوة والسلام على سيد الانباء وآلهه وصحيه ان صفتكم

صورة ما قرئ القاضي الرايس بعونه واجر على ارشادكم
سبعين الراس قد ما لمس احته ارضي ايجود للذكر المذوى من سبع جهينة مخلصا
بترا ببابه فله بليق في الحنود لا تستطيع احصاء انتشاره على اهلاه الذي
وعدد المتقين مثوا زاد احدا فتح واحتنا باوكلا عصب اترابا من هم جهرا افضله كان

كمن سعى ولم يصل إلى المقصود وطلب بشيء أو بغيره فوجده غير موجود فصل على من يشتت
بخلع البوة والرسالة ودعى الناس إلى التوحيد وأخرجه من الشك في الصلاة عليه آثره
واصحابه الذين سعوا في اشاعة الدين المستيقن وتركوه من خالق الدليل رسوله من القبيل
والعشائير بداروا من الحق واليقين وبخافقد فتشتت كبس مع جوهر البحار رات السيف
والمطرالي خدو وفقرات الصيحة للعلامة الشهيرين الأقران اللذى يدعى بهم هؤلئين
سلسلة الرحال إلى يوم شبيبة فيه الولدان في كتاب ووند نبذة عن لوضع فيه من التقليد العجيبة
والآيات الغريبة من أحوال الأدباء والحكايات العصيّة التي تسبّب إلى العلامات فترت
من الناظرين شخوصاً إليه قبلى ورأيت في نفس قدره وهم ينظرون بحسبى
وابى والحق إنها عراس في يوم اربع صفحات الكتاب قد ارسلت على وجوبها من خط
النقاب فعلاً ترى وجوبها كما منها البدر تحت أسماعه من استلزم هذا اهانة مهانة
الكون عبد الاتراب في حضر المنشق اللذى ينظر إلى حماض عباراته ما يعبر من
المعناق محمد ملا خطيب محسن الوجه ومن ماس في صرائح حضرة ملئى ما كان في قلبها الكروه
فيما أسفاه على عين له تزف الووجه الصحيح ويأخذها من سهلها يلتقطها إلى يد المحن المباح
بل في بعض قدرات وجهها شرقي لمن قد ودار في جناته

فقالت واصفاته

الورى من غلوتها الا شرائق في الماء	اذا شمش وقطعت على رأس
وفضل بين موته وموته وكتبه	اذا بحر تلاطم سوبه عمل
النقاء مبارز في حالتها الغضب	اذا درع على جسد الشجاع اذا
على الطلاب من عجم و من هرب	اذا كوكب الظاهر انتشرت
اللذى قد فاق في النجبا و ينسب	فذا تغليس اشجار العلوم من
حسينا با لسر صاحب الادب	ساد الفضل في الاحرار من يدعى

صور فما قرطه الحافظ القرآن الامحمد المسوسي مشاراً لحمد انشاً صاحب الورى

بجانب زين مكتوب بخطه الانسان بسجين فضلناه على غيره من خلقنا تفضيله داعياً

محاشرة وادعو مفي رياض الفردوس عليهم طلاقها وطلبات قطعوها فما ظل يلما واصحة
والسلام على من يبشر به متى ما صردا وعلى آله وصحبه اللذين حبوا في تسليس اسس
الدين الحق وذريوها الى حمادتهم مكررا وسخود الماعجز بمحابي القائمين اسطوار فطرات محمد
والصلة على المؤمن سكان السهل والمحمورة في الاوراق والصفقات شاروان الحجيز
في بحار سبع بني افضلهم بفضلهم بآياته للعلم والفضل صحيح البحرين فوالسجد
وابشانه بولانا حبيبنا عباد الله بمعالي اليمام ومتعملي الاقائب
امثلة شمش الشق والعلا في برج الفضل بين علماء الحلى ما احسن كلامه بستة فصلين بجا
رسند الاعجاز وسور داكل رمات حقيق بان يقال له بذا عالمكم كبير لانه يستفيض كل كلامه
بلد بمقابلاته فنون حثيث ارواح وتناثر ابواب بمحبة الالهات بحسبت من الالقام والابواب
ثلاثة لغاية خاطفة الرقب لا سواج سببه البحار بغير غترة مزدوج جبر بفاصحة الوجه
الكبار قصائد سهل ووصلاتي منازل المخصوص داشوا شهرة فلك وصول الحق الموعود
من ذكر ما شهد كطير الجنان مستعدة لارداء الجنان من مزوقات الزرع النعمات و مثل الير
جهوده لافتة المترشدين في صحاري العشق الى اسعادات بمنشوراته كبيانات المغنى
منتشرة لنشر الانوار الى الباقي بارض الانتظار والانتشار كل منها سراج ميزك نعمه الذي
ازوارق زايرى كسبه علم الاختصار كاتب كنز مملوء عن المحاجة بالخطوا بير و دنانير خالصته
لما شابهين وسلطنة عاليه مشحونة من المعايش يرقى الراحته لملوك الفضل والقافية
وحبته فيها انسان يحضرها من جبل صفعي اعني الانسان العربي ويعذرها من بين لم
يتغير طعمه هو المجرى الفارسيه ويعضرها من الماء والشريين بغير ايجعلنا من الماء كل
شيء حتى حمو الكلام المنديه فلذلك اصراره على التركيز بكل من الما يتيه لهم فور بنوره
عيون العقل الفعال وانتقام شدق اطاعتة على كعنف نفس الکمال قد
تشكل في تاريخ بذا الكتاب قاله بحسبت من الله العزيز الوباء و هي بذاته
ادامته فرافعته ببرقة تماييز بـ لا رقمة فيه ببيان خواريزمه

محمد شریب علی صاحب الکاظمی داصر الدین ظہیر المفضل

علی روش المشرشیدین لا الحمد لله رب العالمین علی بیته الصدقة والمحبة وعلی الـ
البررة وله حابه الـتـنـدـة ما بعد رسـلـی اصحابـ علمـ وـ ذـکـرـ وـ اـرـبـابـ فـضـلـ وـ فـیـشـ مـخـنـیـ
وـ پـیـشـ تـحـانـدـ کـه فـاضـلـ جـلـیـلـ کـامـ نـبـیـ سـبـاقـ رـضـیـارـ قـصـادـتـ سـیـاحـ بـحـارـ بـلـجـتـ
قـلـاحـ مـنـیـعـاتـ عـلـوـمـ عـقـلـیـ کـشـافـ مـضـلـاتـ فـنـونـ قـلـیـ بـدرـ سـماـ وـ تـحـقـیـقـ حـاـلـ عـرـشـ
تـحـقـیـقـ بـحـلـ مـیـزـانـ مـعـقـولـ وـ شـقـولـ شـقـعـ غـصـانـ فـروعـ وـ هـوـلـ عـالـمـ سـحـرـیـ
مـحـدـوـمـ اـنـظـیـرـ مـقـبـولـ بـارـگـاهـ رـبـ خـاـصـقـیـنـ ذـیـ الرـفـعـةـ وـ اـشـانـ مـحـدـوـمـیـ هـوـلـوـ
مـحـمـدـیـنـ خـانـ خـنـدـ اـنـدـ سـجـانـهـ عـنـ الـلـغـاتـ فـیـ الـدـارـیـنـ وـ رـقـاهـ اـلـیـ الـمـدـبـرـ الـعـلـیـ
فـیـ الـکـوـنـیـنـ فـیـ کـلـ حـیـنـ وـ آـنـ کـه اـزـ فـضـلـ عـزـیـزـ عـلـاـمـ وـ الـجـلـالـ وـ الـاـکـرـامـ وـ عـلـمـ
شـطـقـ وـ حـکـمـ وـ تـوـارـیـخـ وـ سـیرـ وـ هـوـلـ وـ فـقـدـ وـ فـسـرـ وـ حـدـیـثـ وـ کـلـامـ وـ عـیـرـاـمـهاـ
تـامـ وـ درـبـابـ تـصـنـیـفـ وـ تـالـیـفـ کـتبـ ضـبـ کـامـ دـارـنـدـ چـنـاـ نـجـہـ کـتابـیـ عـجـیـبـ سـکـیـ
پـرـ یـاضـ الـفـرـدـ وـ دـوـسـ کـنـظـیـرـ شـحـیـشـ اـمـلـ زـرـمانـ نـدـیـشـ وـ عـدـلـیـشـ گـوشـ مـعاـصرـانـ
شـنـیدـهـ اـزـ تـایـقـاتـ اـیـشـانـ دـیدـهـ شـدـ وـ اـکـشـ مـطـالـبـ وـ قـیـقـهـ وـ مـارـبـ اـنـقـذـ کـتبـ
وـ دـرـسـیـتـیـ عـاـمـصـهـ اـزـ رـاقـمـ الـحـرـوـفـ تـحـقـیـقـ ھـمـ کـرـدـ وـ اـنـدـلـدـ اـجـازـتـ درـسـ عـلـیـ مـدـرـیـشـ
تـصـنـیـفـ دـادـهـ شـدـ بـارـگـ اـنـدـ تـعلـیـ اـقـبـلـ وـ عـوـنـهـ فـیـ عـلـوـمـ وـ اـعـمـالـ وـ تـکـالـیـفـ
وـ تـصـنـیـفـاتـ پـاـلـنـوـنـ وـ الـضـادـ وـ بـحـرـتـةـ النـبـیـ وـ آـلـ الـمـاجـ وـ حـرـرـهـ اـبـوـ الـبـرـ کـاتـ

کسی از نویسندها مدعی برای علی که نتوی عقی عذر و فقراتی تحقیق پندر در تو صیحت
پیاض الفردوس و غزلی در لغت خذاب سرور کاریبات
صلحی اند علینه وسلم و غزلی ای شخصیین بر غزل خواجہ حافظ
شیرازی علیه الرحمہ از رشحات خامہ بلاغت شما مه مخدومی
و مکرمی عارف قت علی شاه صاحب مشهدی خراسانی شیخ
این شخصیته بیشود چونکه غزل و نیم بعد تالیف و حیر
پیاض الفردوس دست بهم داده بناهی و نویل مرقوم شد

پنده خطها کا به تباہ روزگار عارف علی خرامافی را کہ سراہ بہشت کے نہ نہ سخون
 جشن شد پچھاں کہ پادریا ض فردوس گزار دو یاد مرہ بہشتیان سر آزاد
 لیکن حکم الہامور معد و زتواند کہ خار سردیواریا ض فردوس پاہم شعسرخ
 پانتوانم تھجتستان پھم ہے خار سردیوار تو انہم پودن پھسبال فرمان خان
 عظیم اشان ہلم علماء زمان مولانا محمد حسین خان صاحب مولف ریاض الفہر
 کہ مجموعہ ایت جامع و کتابیت کافی و متفوش آن تقدیمہای سیراب و شریعت با
 و تاب و مسائل فنون شنتی مروجه و نادر الوجود از کتب تقدیم و متاخرین است
 ساخته درج این سفینہ نہودہ گوئیا طالبان این فنون را از دیگر دفاتر و سفایں
 بی نیاز ساخته و باحیای نام جانی تازه در جسد مردہ بخواران زمان پاستان
 دیده و دستان سرایان زمان حال را آبروی از نوکراست فرمود خلی
 در نعمت جناب سرور کائنات علیہ التحت و القصوۃ و غریبی تضمین بر غربل خواجه
 شیراز علیہ الرحمۃ والرضوان من الملک المنان جبارت میرود رجا کر پسند
 طبع ناظرین فہت حرره فی شهر جب المرجب شاعر چشمک

غزل دنیوت جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ کو سلم

بنناوہ نای کا کل جو شبوی مصطفی	صلواۃ بر سلاسل کیسوی مصطفی
تائرہ است در سر ہر موی مصطفی	حاجت کجا پہ مشک تماری بود مراد
نیکو اشارتیت با بر و رے مصطفی	صواب بر بیدہ حق بین چون بگری
بمشکله آبروی گل از خوی مصطفی	در کستان می گلشن و گلزار و هبہ چمن
ایز دنماست آئینہ روے مصطفی	بادمدادہ خدامی شناس از نظر کنے
در بسیجی قامت دل جوی مصطفی	طوبی کشیدہ شلخ بہر قصری از بخت
در مدحت شہان نیکوی مصطفی	جن و بشر ملائکہ بہت آسمان
ہر دیدن بگرد سر کوی مصطفی	ہر کی قدم بر ببر صدق جا اکبر است
صلواۃ بر خصال و بر خوی مصطفی	ہر آن و فرسیں جمی درم ورد عارف

تضمین بر غسل خواجہ حافظ شیرازی علیہ السلام

عالمی را بپنجه زیر و نمی برسے بنیم عده طوفانی نوح است مگر بنیم	موجز نہ ہر طرفی کی خدمتی بیم این حیثیت شور است که در درود قدری بیم	بھی آفاق پر از فتنہ و شر می بیم
روستا زاده بصد کوت نعم خوار است تو بین گجر و شیما می فدک تاچند است	آنکہ شہزادہ گدا پیشہ و حاج محمد است ایمان را چیز شریت نہ کلابی قند است	قوت درانا ہمہ زخون جگر می بیم
دوست از دوست چوتمن کر دہمن سجد کوچہ با قیمت ز آثار قیام است و گیر	شوہر از زدن بگمان بد دزن از توہر دختر از را ہمہ چنگ است جدل باما در	پسر انرا ہمہ بد حواه پسر می بیم
ہم از حرد وزن و پر و جوان خاص عوام ہر چیز سند خلافی زکر و مہ بس ام	چکدا اوچہ شہزادہ آخا چ غلام ہر کسی روز بھی می طلبید از ایام	مشکل نہ است کہ من رفعت پر می بیم
فر و خرمہ کے دید است بقیمت یکسان آہ آہ از ستم سعلہ نوازی جسان	ترانع و طیو طی کے سند است پر بخت ہش ہپ تازی شدہ مجروم نہیں پالان	طوق نرین ہمہ در دن خرمی بیم
گردش چخ ندانم کر چہ در دردار و نہ گزر فکر پا کر دن محشر دار و	دور گردون چہ بلا در و باغر دار و پیچ شفت نہ پرادر یہ پرادر و ارد	دو چہرے کے دید را بپسر می بیم
تبر اپر ز تو عارف بگروئی کن پی جمع گمراہ مروی کی کن	نیکی ارجح ایت اید جسد و ملکی کن پندر حافظ شنوای خواجه بروئی کن	نیچ سری نہ پدر را بپسر می بیم
کہ سر نہیں نہیں نہ نیچ نگر می بیم قطعہ تاریخ ریاض الغر و دوسرا ز خدو می مولانا عبد الرحمان صبا زانی	کہ سر نہیں نہیں نہ نیچ نگر می بیم قطعہ تاریخ ریاض الغر و دوسرا ز خدو می مولانا عبد الرحمان صبا زانی	کہ سر نہیں نہیں نہ نیچ نگر می بیم قطعہ تاریخ ریاض الغر و دوسرا ز خدو می مولانا عبد الرحمان صبا زانی

کلزی تاریخ سخن‌ریاض القردوس تایف مولوی محمدسین خان

بسجح کردان صرح او سجان ببر یاضی ریاضتش میدان بدرو دسلامم ذکر شش خوان پوراز نور رایست ایمان گشت گچین آفرین رضوان غنچه لفظ او بود خشن دان شترن داغ و لازم سان غوطه زد چون بلجت عرفان یا تھی گفت بی تفسیر جان	عالم عامل و سیس زن فقه و تفسیر و منطق و معنے و محدثین شد ناشن مولن و مولدش بشایجهان شدر یاض جنان ازو سبز چنگ کرد صفوی فرش از سخیدی سیاپی و سخی بسران نمود او مادی فیض قدیش حیا بران غنو
--	---

تقریب و تاریخ از محمد و می تواب علام حمین خان صاحب شایجهان پیوی

مت آفرید کار سخن بزرگان آفرین را که زمانه از سخن سخان سخن رس
 چنوز خانی نیست گواه عادل این دعوی کتاب تاییت چشم و چراغ دودان
 بلاغت یگانه گوهر کان غصاحت فاضل نجیر غشی بی تفسیر زین المعان رفعه
 خلاصه لو ذیعیان والا تبار مولوی محمدسین خان است آنکه نوشته کجاح
 جمیع فنون توان گفت و ایجاد و خصاره آنقدر کار فرموده تو گوئی که آپ را
 بکیل صد فرد پیوده و آتشکده قارس پنتکار گلک رپوده بین یکهزار و دو صد
 هفتاد و شش چهار خلیل پیرانه ختم کام پوشید بعد یکسال از نظر من حیران آمیخت
 آقوقش گذشت بلطف العلی یکمال گرتار خشیش گویم بجای است و اگر باعتبار حضرت شاه
 محقق لات عشر راعم تجربی چشم زیبا خاک شایجهان پور را از معاشرین تر و تازه بگرد
 بخشید که نست آن بجهان نکند سخان این بلطف مینو سوادست حسن هنون در طبع
 سعافی سر پسر نگ ریاض بیان در دسن القلطف حروف مرغم اگر چه دیگر کملان کامل
 بقدرست خصوصی خاصی مولوی عبدالمادی انا علی گلکیل پیش رساله داد تاریخ

تاریخ چنانکه باید داده اند قصیر مخفف ریشه دو تاریخ برای فرع گزید یعنی به کمال
بلاک آنی آبداری بندم و مثولت را بچشم پس از اتفاقات پیش نظر مقدم

<p>دو هزار عیل قو نمایم فتنه تو آنی که چهار شیره جان رفتگ تو از بیوی اوست بسکر محظوظ دماغ ہند پیش از عرب پیش عزش ره محبی</p>	<p>یعجاز فروشد خط طجادور قدر تو تاریخ کتاب تو که از یاد ہوید است و گیر نگین صدقه که تو شدت مولوی پیش از عرب پیش عزش ره محبی</p>
--	---

قصیر طی و تاریخ ریاض الفردوس از محمد و حمی خلیفه محمد مسیح لہند صاباش ایضاً

بعد حمد افرید کار عالم و نعت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آله و سلم
بر پیش محن شجان محنی شناس و نقادان مضمون کامل قیاس محنی و محبوب مبارک
ک درین آن خرزمان از دون فطرتی اهل زمان شیرازه و مجموعه محن پریشان است
وصاحبین فن بجال خود سراسمه و حیران قافیه محن تاگه است و لسانی بیهقی
پای تلاش بر سرگ محن اگر بهم کمی چیزیست بسامع حریقان سراسر یاد ہوست
و شر اگر تمام اعجائز است طبع دوستان از رغبت آن بی نیاز تلاش مضمون را
جنون می پندازند و منکر معانی را بی معنی سے انتکار نمی بندی خش
زمانه است که از سردی فسرده دلان + کلام گرم خنک میرسد زاہل زمان
پس در حینیکه حال چنین باشد مصیر عین یعنی از محن خوشتر مضمون یعنی ت
لیکن نازم بطبع سجن پر داز و چادر و طراز مولوی محمد حسین خان صاحب که در پی
کار اهزاری متلاع محن و کم مانگی خردواران این فن تیانیف ریاض الفردوس
کار فردوسی کرد و بهار ریاضی را توانگی آورد که بجان بہند از پلاست
ضایین کلام عربیتی و فصاحت اشعار فارسیتی سواد مینو سواد شاہجهان پور
رشک عراق و چاز و غرت صفا یان و شیراز را خذل بگفتی برد و نوح جان عذ
و حستان عجم نہاده و از ملاحظت کلام خوش کلامان پنده نمک مائده شیرین نیلی
انزو و دوچکشی بوسد شنام آمیز شکر یان شیرین حرکات تازه ای فریبوده

بارگ انداز سیر تھا وہ مشرفو طراز آزاد و گیفت روز مرہ اردوی بازار دہلی بکام جائے
 حاصل و بمالا خذل نظم سحر پرواز ریخته لذت محاورہ گفتگوی خاص تھا صلیمانی
 زبان و اصل ہر چند کہ عرض یحیو ہری در پیشگاہ شاہ و الانظران کامل دستگاہ
 خصوصیں جاییں کمالات خود افی وارث منصب نوری و خاتمی جناب نواب
 غلام حسین خان صاحب تکہ اند تعلی کہ در صبح مولانا میں سفینہ وادھو شہزادی
 دادہ اند کمال سادہ لوگی و نادافی است اما بخیال نمود و نمائش خویش امکان
 این گستاخی نمودہ تحریر پر این مزخرفات روایہ صحیح یک خلف ریزہ
 تاریخ خود را در زمرہ سورخان این کتاب فیض انتساب بے آرم
 کتابی کرد تایعت از مصادیق پا قزوینی + جناب مولوی خوش بیانی فکر موزوی
 فریدی از پی تاریخ چون کوہ بمل بکری + خردگفتا بسخان اند کیں نو مز مقسمی
 لفظی در میاضر الفردوں از مخدومی مولوی احمد بن حباعشری قتوی
 پاران چھ عرشی تہید است عالم معنی را کہ تائیری از شکر خواب پنجت سیاقوں
 و ام تکنند حلاوت در تصریر او معلوم و تا تک نز خم گرفتاری خود گردید تھا یاددا
 در تحریر و مدد و مم نکتہ نگین جز نجوان جگر توان گفت و گوہر مقصود جز بر شستہ
 جان نیا درست چھ قیادہ ہست کہ فکر نیار سایی او فراز لامکان رامی پیاید و آپوے
 معنی بمحبتہ او فضای کن فکان رتیک یعنی ایہ ہمان سرتاسٹ سفینہ دہشت
 ہست کہ محیط طبع روایت خوش تبايان را کناری جز باؤ پیدائی و سوچ آبروی
 بیگانہ سنبیان را گذاری جز بآن ہو یعنی شاہد معنی کشی بان اوست و باو سیحانیہ
 پروردہ بان انشیش چشمک پہ بیت ابروی بتان میزند و شرش خند چڑکنیکا
 بوضدر خداون شعر نزد کتابت دیوان سرای خلد کشد جسوا فتح او پر بیاض
 دین حورچہ آخر نیزگ گز دھوہ والا یا تھا ہی سست کر نیسیم بمح این ہر عقدہ کئی
 اتر انھاس و لکشاںی او آسو خدہ و ابر نیسان این ٹایپ گوہر فٹانی از فیض جسامہ
 تر نیا قوال او اند و خدہ سخن را پا تو بستی کہ صفا برا یکو ہر جھنی را باو اضافتی کہ ضیا

ضیار با ختر تا نظم و نسق قلقوکت دافی با و سلم شده ہے قلیم خن نقلمگز کرده و مجدد
طناب زده جو ہر اول را در بر برد او بہای حملکی خد ہند و معلم اول را در مقابلی او
وجود کودکی تهند سبسوی کاشانه هش بزرگی بختم افلاطون میکند و شمع بخشنده
پرند روشن نیز تنظر صفا یافتہ هش اگر طبع کافوری داشته باشد چون شمع
هش زمان میگرد و بچشم کم دیده هش اگر سبکر و حی ہم بسته چون چبا
خاک بسر میکند تا ابرش فلک را بکرسان کنکشان زین کرده و بدل غرہ نعلت
اند بچشم سواری در میدان سخن تاخته و تادر بزم عالم پیاطز میں چیده و شمع
کافوری سحر بران و خوتہ ان بچھوپین پاک بازاری تر و معنی نیا خاتمه کاخ نهم سراسته
عقل محل کودک بازی کوشش ولستان او تا او پیمانست سیحا بچرخ نشان
و گرہ نیست از شرق تا غرب زمین است چاشنی گیر آن ذوق او نقل از آب
نبات سے اندازند و نمک چشان کیف او با شورا بہای بستان و خیسازند

<p>لائقه اگر کرد صبا کوز باغ طبع رنگیش + بد نسان گریندا وازه گویا پیش گردد حمر شکین که شاخ گلکلکش سهنه آرد بوجی چکتی کا خردش از سینه می آرد</p>	<p>شکستی بیضه نای خچه برس غربت از ا در میدی بعد میبل بچوگل جیب گریان ط ہمی پرواز داز مرغان طوبی باغ خروز از محیط آب حیوان میکند و دیکا عرفان از ا</p>
---	---

اعنی سمع طور سینای خندانی و حضرت پیر حیوان ترز بانی مولانا و بالفضل
و بالقدام اولان مولوی محمد حسین خان حصار با بر جت غزاله جبار علی حضراء المطائب

**حضرت پیر رضا خضراء القردوس از مخدومی و سیدی مولانا
ابوالطیب صدوق شرمن صاحب وحی قتوحی روحی**

آشغتہ نواہی رسیده خورا با آنکه از غایت دل شکستگی ریزه نای لباس در جگری
و از فرط شفعتگی تاریختگی بخته تازه جتو فی بشوریں سرد ویں و نو سوداہی پر پیغام
خاطر راه یافتہ پادیہ گردی را طلبگارست و دیوانگی را خریدار شعر در پاکشان عجم و
دستی بسر زمان + سیری چنین میانه بازار شرمن رز وست به و یعنی که چند

خون جگر خود مقصود نیافت و چندانکه بپایی طلب دوید شاید مر عادر آخوش نگشید
 و از نیجا بست که هر فری با قفس و اپسین هم راز است و هر دفعه با دشمن شهر دستان
 سوزیکه هم از خود دارد چنان باش و محشر نمی‌سازد و گذاز پکر گلزار خوش نمی‌باشد
 چه جانگاهی ناکر نمی‌افزاید مطلع شهر آشوب حضرت از بیاض دیده شش میتوان
 خواند و مقطع و اساخت جرات از دیوان حنفیه اش میتوان نوشت خوشتن
 قسمی بخت جانیها سپرده که اگر دشنه بر دل خورد دینه تخارد و اگر خورده
 میباشد پشم کشد مژده برم نزد با این همه یاران را صد شده که تمحضی پر محنت خسته چهار
 آسمه سری خانه بد و شی بیوشی سیه بختی جان بختی را که در میران عاش بار چه
 نیز دود رشیر حشمت دور پینایان معنی آگاهی سلکی نیار در بدخن سرافی کشیده
 من غیت و بزمجه طرازی که طرز من شبر می‌انگیزند و تا حق خود فراموشی را
 پاد پارسه نوا میدند حضی که ایدون بر من میر و دشتی که کاش اینها داشتند
 که آگنده گوش پیدائیشی را از تراجم بسنجی چه آگاهی و بی بصیرت فطری را از شنیکی
 سخن چی خبرهان رو جی تفتیه چگر را که پیوسته با دشتهان خوکش نیکان نمیزد
 بوده آهنگ دوستی ساز میکند حیثیت که با دوستان رو ش آدمیانه دوستی
 آشنایانه نگذارد اگرای چنر پیشه با چندین خرد نکته نزاود آنی نادانی را با
 چرانو شده ابلی بخوکش می‌پندی و نشان سبک مفرمی بخودی نمی
 آخر توکسی نوک کش را پادان سخن را بذات گرامیت صد گونه عزت و قار و گرم و
 عرض نظر و شر را از نام نامیت چندین مایه عتبه بار خرد نخستین را چه مایه که با تو نیزه
 جوید و غلک سفته تین را چه پایی که با تو در آونیزه ذکاوت را باز نمی‌تو دوستی جانی
 بسخن را از فسیح تو صد گونه در خشاسته اگر گردون سهت آشفته
 گفت ارت تو و اگر ملک است سرا سیده تفتیه ریگه را باز تو مقطوعه

توفی که خامه بدرسته زبان نزدیکی	نحویات بسته زنجی باز تو شیخ
توفی که جان بسی میزی بحر جیان	خرام خامه گواهی بیست بینوار

توئی که غلغل و صفت هر خانمه تو
 بیفت قلعه هینا نگفت دفعه اما
 توئی که کوکب تا بامن تویی نخوم
 از خاکدان کمن بر دیور سینا ره
 مکنون که سخن را بسرحد طولانی کرد سایدی شائسته نهست که این هفته که تویاه
 لعنی و نوای تازه سردی که شام تکمیت شناسان رانیمی از خرسکه
 پرسند و بوی بد ماغ تازک خیالان از شادمانی برو و تعالیٰ لهدایم چسبید
 محتوی بر ایسیات زنگین و منظومی برش رهای تو آئین که پایه و گیریا ضمیر از جا
 در آور دزپی سفینتی که نظمش در سحر حلال فائق و خنی مجموعی که
 برش چون آب زندگانی تائق همانگیسوی هر زندگ ادا که خال عنبریش
 مشک برد و اغ دل می بندند از رشک هم و پیچ سطور شرایین پمپچ و تاب
 میخورد و چشم هر جاد و نگاه که لب شیرش نمک بزخم جگر شیر دار غیرت
 سواد و بیاض شر نیوک هر چندین دشنه بردل میزند چه هر سفرش
 کندی بر اوچ معنی می اندازد و علمی برآسمان سخن می افزاد این ناشنا
 کویی بخودی را که صحنی پیش وی نقاب حرف بر سرخ سیکشد و خنی و برو
 او در سرخ دهن میخزد چه یارا که حرفی شائسته در محشیش تواند زدن و خنی پایه
 در شناگتر شریش تواند گفت لا سیما درین زمان که سخن را بد وست این
 ساده لوحان از خط سیاه جامه مانمی در پرست و معنی را ز دست این
 نامه سیاهان بصدای تکلم شوری در جگر لیکن نازم بر سجر طراز می باد و پردا
 نکت دان معنی رس سخن فهم میخیش سرآمد خداوندان خرد پر و مزده
 ارجمندان باشگوه کمالات هر قسم را در تر و پیج بذات گرمهش قفار می نتو
 اخلاص پرس رابطیع نقاد و قادر شر روز بازاری یعنی آقتاب مجتب
 حکم در بیانی مروت را آب جامع الفضائل حائز الفضائل الفاقع بیان الاقران
 المولوی محمد حسین خان ابقا هم الرحمان مترجم الحمام علی ایمان که درین روزگار
 پدر زشور و شرکربسته خاشاک را برادر دسته سنبیل و بیجان و سلکه

خرف راهم عقد سوط لو و مر جان جلوه ناید هنده وزمانه دشمن هنرمند است
و این زمانه صد چنان چه شگرف بیاضی فرامیم آورده که نهره الاما انزدیگر
ستاین بزرگان آید و چه سترگ جمیوعه مجمع فرموده که نظرش در روزگار
چون ذاتش محل بگیان آمد آفرینیده سواد و بیاضین بیاض را توکار فراز
و بین این بنشیش و سرمه حیشم ارباب ذاتش کناد با الشون و النصیل
و شنی التواد ای البیاض حرره العبد المحقن صدیق حسن
تقریب ریاض الخردوس لر خندومی خیم خضریم جمیع حب فرج آبادی

تحمیلند اذی طلق انسان و علمه ای بیان و جمل استحر سحر امن ای بیان ای شاء
حصول ای امکان بصنعت طباق ای اقصد ای اداریت من ای ای ای و ناظم نظم العمار
جعلیات السمعت من ای ای ای من غیر شائبه التقاصان و نصلی علی فصح العرب
و العجم الذی جارد بالبیتات لا شیخی ای ای ای سوره مثلها من ای ای ای و خلیم
علی آله و صاحبی ای ای ای بیرون بیرون ای
نماید که هرگاه درسته بکنار و دوصد و هشتاد هجری مزبان سیرز مین
جنت ترنیکن بیو پال حرسها بهذالم تعالی بتقای جو هر شناسی و چنین نوع اذی
ما صدق عین شور و شین هفخریم عین عین عندریب الشرقین را برای منصب مقا
از شارستان خجیته بپیاد فرج آباد حمامه العدد عن القا و طلب داشتاین گردید
خری ناکامی و آواره داشت بد سر انجامی را که پیانه آفرینش را در دو ناصه
و زهش را داغ هست اتفاق ورود درین شارستان آن زمان افتاد که
فرمانفرمای والا شکوه کوس نهضت بضریب و بطبعانو اخته بود ناچار دلی داد
با صد غصه در جوش و بی بی با هزار زمزمه جگر پالا در خروش نه از شفتشی زبان
سخن سرا و نه از بیشتر که خاطر بیجا که بیک ناگاهه بطلع هر و کسر نانکه خیال
نوکمین رقم دید و در هر گستردا نا دل هنر دستگاه کارگزار کارگزار کاراگه که قوی
دوسته اند بیشه و زهش اند وزگرامی تمامد مبارک نفس و الا شزاد نادر فتن

من وکلش سخن رفع القدر شیخ الشان مولانا محمد حسین خان خطه انتبه هست
 من اشیان و الاحزان آئین مینو نگار نامه که افسی است دلاویز و جلیسی است بجهتی که
 چشم او گذشت چون نیک نگریست شیخنه یافت برای چادو بیان چور و
 و آرا هنگاهی بہر شیرین زبانان سخن ساز بار خدا یا این گذرسته رنگین میتو
 دشیشین را بگدا مزم زبان استایم چاد و فضی است سرای پا سحر ساری که همچو
 و دیوانگی مر از سر بود یا پنض شناسی است سعادت که حمله در دسته ای از
 از خاطرم بدر نمود شاید تو خاسته ایست هر چفت کرد همی که جمال چنان از
 واسو خنگان زیش دوزخ تاب کجرو ویماهی پسر محیر را بشاد باشند
 نترن بستان عدن رسانید و خسروی میکده بیت در شاستان
 نکته دافی که یک قطره در یا پیا بشن تنه کامان یلا ای جانگز ای یحیری چو خ
 ذائقه شیرین بیانی حوران بیشتر چشانید لوحش تهد ضمکد بچین است از
 فراوانی گراشها معانی بعل ویا قوت رانی مشحون یا شاستان خالد بیک
 بیانوی گوناگون سخن ای گلهاي زنگ بو قلمون گرم هنگامه باز ایست
 که هر گونه کالار و ای درآشت و خوش نو هر زتر چه کجا هی است که قدمی نموده
 با حسن خدا و ادجلوه در وست بمحان بهتر نو آئین بزمی است آر است و دند
 شجنت است پیر است که فروزنگان کوی صدم را خلعت چیا است بیان بیدار و دند
 ببرست وزاوی شیان کنج گتمامی راتکچ نام آوری ازو برس و گوییز نزد
 زر دیدن این نامه دلاویز فقط بین خامه چاد و نگار بیان شیرین گفتار است
 که بال استوده ایم و پر وین فشان بودن این صحیفه صرت انگلیز صرف بین
 بضع رسایی بیان تاره کار است که پیشتر نام نامی او وانموده ایم بدار ای
 لیتی این گذرسته میخواه و آن گذرسته بند نگه دگر از خشم خشم یا برگزند دار و بجزمه اینجی و آرا لاجا
 تار سخن ریاض لغ و دوس از مخدومی قاضی سرفراز علیم ساشا بهمانه بیو
 کوکاستان بله خزان خسندید ایل زه استیاق جسمه دزید

شک خونی ز حیشم شو ق حکمید
 دیده شوق پر هنرف نمیدید
 باکت بی ز راه لطف ریشید
 آزاد آورده ام بطریز جدید
 به قضل علوم یافت کلید
 وصفش از طاقتمنم پر خبرید
 بر فصاحت سماوه و خورگشید
 ابریشان او گشیر بارید
 این پیتریب نو قرید و حید
 این بصد حسین غیرت ناہید
 این بخوبیست گلشن جاوید
 این زفیضش چو گلبنی پسید
 که نتیش باین مرادریب
 جو هر شیش از علوم هنرگشید

این محل ولاده نیست در گلشن
 من درین محل تا سراخ رسید
 که محمد حسین خان صاحب
 از مشائی او تو اخ特 و گفت
 شیدش بر کشاو و هر بشیش
 واقعی خوبشیش ز حسید گلشت
 ای دیران و مشیان زمان
 خاصه هشیان این کتاب را نوشت
 او بعلم و هنر بگاهه حسید
 او باز شارد بیرون فک
 او بفضل و کمال فضل ببار
 جودت طبع اوست نامیه سان
 دھوی هرسی او مکنید
 سه شش قطعه باید کرو

تاریخ ریاضل الفردوس از مولوی محمد طاهر صاحب شاپهاپوری

که ساز در جهان را مخصوص آبر
 بشو ق دلیست تنومند شیر

تاریخ ریاضل الفردوس از مولوی محمد طاهر صاحب شاپهاپوری

مرتب نشست چون این کشند کو
 بخوان سال شر طربخشن دل و جا

قطعه تاریخ ریاضل الفردوس از مولوی محمد طاهر صاحب شاپهاپوری

شاپهاپوریست محمد طیر جان
 آن کو فز و ده مرتبه هشتار پنهان
 تایخته کرد و نسخه مجموعه علوم

چو شد جمع این تدار و بی تغیر

و بیرون فک نفت تاریخ او بدد

تاریخ ریاضل الفردوس از مولوی محمد طاهر صاحب شاپهاپوری

مرتب نشست چون این کشند کو

صدای داده اتفاق از سر عرش

قطعه تاریخ ریاضل الفردوس از مولوی محمد طاهر صاحب شاپهاپوری

شاپهاپوریست محمد طیر جان

آن کو فز و ده مرتبه هشتار پنهان

نائشہ بابیا پر حی الطافش این نیک
فردوں خار میشو و از شاخ خار ہند
ھل عرب فرع عجم جم برگت بار ہند
لختہم بمال خاتمه باخ و بیس پا ہند
و دیدم شگفتہ جوں گل محنی دران **فوقیت**
قطعہ تاریخ ریاضی الفردوس از محمد علی صاحب اندوری

مردہ بود از سر نوزنی نمود
نواب کو ترد نہم پاک گئی
دہ صد و دو صد و سعیتی ماد دگر
خورد گوش حلیمہ ز ناقہ
قطعہ تاریخ ریاضی الفردوس از محمد علی صاحب اندوری

صردوف صح جیکی ہے اپی چو اول
زیب ہے اول سکونتہ میں رکن لجھاں
یہ صح ہمین رکن کیے ہیں بر کوں
یعنی خذلے روح ہے اور ہے دو کوں
قدار سکی کون بمحم مگر بان سوت دل
تجویز اسکو کلین مصاحب بر طے دل
تاریخ اس کتاب کی عشرت پر ہے دل
یافتہ ا تمام از تاریخ صوری بحیاب

علامہ زمانہ محمد سین حسان
لکھی کتاب دستے ہے کچھ ایسی بی بدل
مر عرب نکات جم طرز اعلیٰ ہند
تفصیل بخشش ایں سخن کیوں نہو کہ یہ
دلیلیں جگہ جواہی دلائق چن تو پہجا
یہ نظر و تشریف ہے مزیب کہ ناظرین
ای شاد لکھ نوشی سنتے تو ایں زر احمد
مشیر نکھن لر و دو صد نہاد شوش پر کاں کتھ

قطعہ تاریخ ریاضی محمد فراز علی صاحب اندوری پچھے
لیوں عیشیا کیس داستان سکیے
اسکی تاریخ مہربان سکیے
لیا یہے رب دو جهان سکیے
کوئی محمدہ خن یہان سکیے
جنستان بے خیزیا کس

جب مولف کا وصف خود ہو عیان
بو اودہ ایکدن و کس کے کتاب
سنتکے میں یہ خوبی فس کر ہوا
ت کا بیشتر ہے ذکر ہسین
نے حضرت سر احمد فراز

تاریخ اسلام کی سیاست میں علی صاحب تحریر صدر واحد

مرتب ہو چکی جب حکومت
بفضل خالق کل حب و حکومت
ہوا تھا لیکن خوش اس تذکرے
کے پیشہ ترتیب نامہ شتم بائستو
کے پیشہ کان مخا اور خان فوجی
وہی پر ہرگز نہ کہا بمال خوش تحریر
وہیں واحد نے کہا بمال خوش تحریر

چکیدہ قلم رخیان و صدر جلیل شیخ احمدی اخلاص پیش

غذیب تھا رہنگان حبیبار پرای تو در سیاست کے بیانی ابر جوش چارچوں کیاں ہیں
ویاں ہست دھنگار بولوں بیٹھ ملقوں بادھنگاں اپنے ہن لفڑت خداں بیں
زور ہکن خار و گھستان لفت گل دھن صداقت سیشہ بدار امانت مخوبہ اڑھت کہ کھش
دینی گیا از خواہی جلوں اول بینگ و دعوت دودھ بورت بائل بذاندہ شاخ خانہت پیوند
یونڈ بورت مل اذن بعل و کل جو سل المکہ بر جنیز فیض کیاں گھر اوسانی دفعہ جیان ہیں
فار خداں غنی تھی خالد کے دھن خداں عہدات لفتاں کے خیزہ دلہای الہ جوان چون گھنی
تکہ شکنے خفر بست کلی لیتھر دا جواب برا خدا الفرد دیں ختوی بمقلاں تکہ بھرید
خداویزی بیض تدالیات جایں فیسب فضل اجل معلم الکل صحیح کلام مخصوصی و موصی
و موصی خدوی خشناس خدا چاہیز کر جاتی مدن گھری جس کھنکا کا نہ کو باغیت
و میں کی بست سندھر جو شہر آؤی گھستان و سطیور شہر وہاںی ہنگلستان دور
خیج بیض بیوب دی کلام سر و گھستان خوش بیانی خشا دریاں دوجوانے
ستہ شجاعت حامی اور تھنہ آرخان ریاست دھنیں کہر حضرت مفسری خصل و دیانوال
صلیت بہت صدیقی فیصل کشور صاحب دام حشمتہ بکمال صحیح و تصحیح جس
جس کا لکھا ایسا لکھا ملے دیاں سچ لکھاں سے کیڑا رو و صندل دشتا د وجایج